حکیم محمد موسیٰ امرتسری
ڈاکٹر محمد مسعود احمد
پروفیسر شاہ فرید الحق
سید ریاست علی شاہ
علامہ شمس الحسن شمس
محمد فاروق القادری
مولانا محمد صادق
سید وجاہت رسول
علامہ سید شجاعت علی
عبدالحکیم شاہجہانپوری
سید نور محمد قادری
پروفیسر عبیداللہ قادری
پروفیسر محمد ابرار احمد
علامہ محمد احمد مصباحی
عبدالمجتبیٰ رضوی (انڈیا)
سید جمال الدین (دہلی)

تعارفِ کتاب

نام کتاب	------	مجالسِ علماء
تحریر	------	پیرزادہ اقبال احمد فاروقی
موضوعِ کتاب	------	علمائے کرام کی یادیں
ماخذ	------	اوراقِ جہانِ رضا
تعارفِ کتاب	------	پیرزادہ اقبال احمد فاروقی
مقدمۂ کتاب	------	جرسِ کارواں۔سردار محمد اکرم بٹر، ایڈووکیٹ
تمہیدی باتیں	------	محمد عالم مختارِ حق
تحریک	------	سردار محمد اکرم بٹر، ایڈووکیٹ
مرتب ونگرانِ طباعت	------	محمد عالم مختارِ حق
سالِ تالیف وترتیب	------	۱۴۲۸ھ/۲۰۰۷ء
ناشر	------	مکتبہ نبویہ گنج بخش روڈ، لاہور
طابع	------	کاروان پریس، لاہور
قیمت	------	۳۰۰روپے

ملنے کے پتے

مکتبہ نبویہ گنج بخش روڈ، لاہور ○ ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور ○ شبیر برادرز، اردو بازار، لاہور ○ مکتبہ قادری رضوی، گنج بخش روڈ، لاہور ○ تمام دینی مکتبے جو ملک کے کسی حصے میں کام کر رہے ہیں۔

ترتیبِ مضامینِ کتاب

کتابیں پکھوچھہ شریف میں پڑھیں۔ مفتی لطف اللہ علی گڑھی سے درسیات کی تکمیل
کی۔ خواب میں سرکار دو عالم ﷺ نے دستار بندی کرائی۔ چنانچہ اس خواب کے بعد
آپ نے کسی مدرسہ سے دستار فضیلت حاصل کرنے سے انکار کر دیا۔

گو آپ اپنے والد مکرم سے بھی بیعت تھے۔ مگر آپ کو اعلیٰ حضرت بریلوی قدس
سرہ نے بھی اجازت وخلافت عطا فرمائی۔ آپ کی تقریر ہر دل عزیز ہوتی اور وعظ میں
تاثیر ہوتی۔ آپ اپنے والد ماجد کی زندگی میں ہی ۱۳۴۳ھ میں واصل بحق ہوئے۔ حضرت
شیخ المشائخ مولانا سید شاہ مختار اشرف مدظلہ تعالیٰ آپ کے ہی فرزند ارجمند ہیں (تفصیل
کے لیے دیکھیے تذکرہ علماء اہلسنت مطبوعہ کانپور، مقالات یوم رضا حصہ سوم مطبوعہ
لاہور، خلفائے اعلیٰ حضرت مولفہ محمد صادق قصوری)

حضرت سید دیدار علی الوری رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۹۳۵ء):

مولانا دیدار علی کو
کب دیدار دکھاتے یہ ہیں

اسم گرامی دیدار علی، کنیت ابو محمد، والد ماجد کا نام سید نجف علی پیدائش نواب پور
الور ۱۲۷۰ھ میں ہوئی آپ کے آباء واجداد مشہد سے اودھ (بلگرام) سے ہوتے ہوئے
فرخ آباد، پھر الور میں قیام پذیر ہوئے۔ آپ نے قرآن پاک اپنے چچا سیّد نثار علی الوری
سے پڑھا۔ شاہ کرامت اللہ دہلوی سے ابتدائی درسیات پڑھیں۔ مولانا ارشاد حسین
رامپوری کے ''مدرسہ مجددیہ نقشبندیہ'' سے اصول فقہ اور معقولات پڑھیں۔ مولانا شاہ
عنایت اللہ خان رامپوری سے فقہ حنفی کی تکمیل کی۔ ۱۲۹۲ھ میں مولانا احمد علی
سہارنپوری سے دورہ حدیث ختم کیا۔ ۱۲۹۳ھ میں سند حدیث حاصل کی۔ قبلہ پیر مہر علی
شاہ گولڑوی اور شاہ وصی احمد محدث سورتی آپ کے ہم سبق تھے۔

حضرت شاہ فضل رحمٰن گنج مراد آبادی سے بیعت ہوئے۔ امام العارفین شاہ آل
رسول مارہروی اور اعلیٰ حضرت بریلوی سے خلافت حاصل کی۔ ''مدرسہ ارشاد العلوم

لاہور'' میں مدرس مقرر ہوئے۔ ۱۹۰۶ء میں تدریسی فرائض کے لیے بمبئی گئے۔ مگر
آپ نے ایک سال بعد الور آ کر ''مدرسہ قوۃ الاسلام'' کی بنیاد رکھی۔ لاہور کے مدرسہ
نعمانیہ میں ایک عرصہ تک مدرس رہے۔ ۱۹۱۴ء میں مفتی اعظم آگرہ مقرر ہوئے۔ مگر
۱۹۲۱ء میں ''انجمن نعمانیہ لاہور'' کی دعوت پر دوبارہ لاہور آئے۔ ۱۹۲۲ء میں وزیر
خاں کی مسجد کے خطیب بنے اور ''مرکزی انجمن حزب الاحناف'' کی بنیاد رکھی۔ ایک
دارالعلوم قائم کیا۔ آپ نے مذہب اہلسنت کی ترویج اور عقائد باطلہ کی تردید میں بڑی
پامردی سے کام کیا۔ لاہور کو وہابیت، دیوبندیت اور دوسرے عقائد کے زہر سے کافی
حد تک بچالیا۔ ۲۲ رجب المرجب ۱۳۵۴ھ مطابق ۲۰ اکتوبر ۱۹۳۵ء کو رحلت فرمائی۔
''مزار دارالعلوم حزب الاحناف اندرون دہلی دروازہ لاہور'' میں ہے۔ آپ کے دونوں
صاحبزادے مولانا ابو الحسنات سید محمد احمد قادری خطیب جامع مسجد وزیر خاں لاہور اور
تاج العلماء، مولانا ابو البرکات سید احمد قادری شیخ الحدیث حزب الاحناف لاہور اپنے
زمانہ میں یگانہ عصر قرار پائے۔ اور علمی دنیا میں آفتاب و ماہتاب بن کر چمکے۔ آپ کی
تصانیف میں سے ''تفسیر میزان الادیان''، رسول الکلام، ہدایۃ الطریق، ''دیوان دیدار
علی'' جیسی کتابیں یادگار ہیں۔ (تفصیل کے لیے دیکھیں۔ تذکرہ علماء اہلسنت لاہور
مطبوعہ لاہور، اولیائے نقشبند لاہور۔ تذکرہ علماء اہلسنت مطبوعہ کانپور۔ ماہنامہ نقوش
لاہور نمبر، روزنامہ سعادت لائلپور، امام اہلسنت نمبر ۱۹۶۸ء)

مولانا احمد مختار صدیقی رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۹۳۸ء):

مجبور احمد مختار ان کو
کرتا ہے مر جاتے یہ ہیں

حامی سنت مولانا مولوی احمد مختار صدیقی میرٹھی قادری برکاتی رضوی رحمۃ اللہ علیہ اعلیٰ
حضرت کے خلیفہ تھے۔ والد محترم کا اسم گرامی شاہ عبد الحکیم تھا۔ ۷ محرم الحرام ۱۲۹۴ء کو
محلہ مشائخاں میرٹھ میں پیدا ہوئے۔ شاہ عبد العلیم میرٹھی اور شاہ نذیر احمد میرٹھی آپ

کے چھوٹے بھائی تھے۔ پانچ برس کی عمر میں قرآن پڑھا۔ ۱۳۱۰ھ میں مدرسہ اندر کو[ٹ]
میرٹھ سے درس حدیث لیا۔ ۱۳۲۲ھ میں مدینہ منورہ میں قیام کے دوران حضرت [...]
رضوان سے تکمیل علمِ حدیث کی۔

حج سے واپسی پر میرٹھ کے قومی مدرسہ میں فارسی اور اسلامیہ کالج اٹاوہ [...]
پروفیسر عربی مقرر ہوئے۔ بیگم شاہ جہاں بیگم کے ''اسلامی مدرسہ بھوپال'' میں [...]
مدرس مقرر ہوئے۔ ''شدھی تحریک'' کے دوران برما گئے۔ وہاں ایک اسلامی دار العلو[م]
کی بنیاد رکھی۔ مانڈلے میں اعلیٰ تعلیم کا کالج قائم کیا۔ ڈربن میں عورتوں کی تعلیم کے [لیے]
ایک درسگاہ بنائی۔ ۱۹۰۸ء میں افریقہ پہنچے اور الاسلام رسالہ جاری کیا۔ ۱۹۲۰ء میں
تحریک خلافت میں پر جوش حصہ لیا۔ خلافت کمیٹی کے فنڈ میں تین لاکھ روپیہ جمع کرایا۔
۱۹۲۲ء میں گرفتار کر لیے گئے۔

آپ نے اعلیٰ حضرت امام اہلسنت سے بیعت کی۔ خلافت حاصل کی۔ اور آپ
کے مقربین میں شمار ہوئے۔ قطب العالم حاجی وارث شاہ دیوا شریف کے عقیدتمندو[ں]
میں سے تھے۔ قطب المشائخ شاہ علی حسین علیہ الرحمہ کچھوچھوی سے سلسلہ عالیہ اشرفیہ
میں فیض ملا۔ شاہ سعود نے سرزمین حجاز میں مشاہیر اسلام کے مزارات کو مسمار کیا تو
آپ ہندوستان کے اس وفد کے رکن کی حیثیت سے سعودی عرب گئے۔ جو شاہ ابن
سعود کو عالم اسلام کے جذبات سے خبردار کرنے گیا تھا۔

آپ کے وعظ پر ہزاروں ہندو حلقہ بگوش اسلام ہوئے۔ ۶۳ برس کی عمر میں ۲۲
جمادی الاول ۱۳۵۷ھ مطابق ۱۰ جولائی ۱۹۳۸ء کو راہی ملک بقا ہوئے۔ (استدراک
تذکرہ علماء اہلسنت مطبوعہ کانپور)

مبلغ اسلام شاہ محمد عبد العلیم صدیقی (م ۱۹۵۴ء):

عبد العلیم کے علم کو سن کر
جہل کی بہل بھگاتے یہ ہیں

حضرت مولانا شاہ عبد العلیم صدیقی میرٹھی علیہ الرحمہ مبلغ اسلام خلیفہ اعلیٰ حضرت
[...] حاضرہ ۱۵ رمضان ۱۳۱۰ھ بمطابق ۳ اپریل ۱۸۹۲ء، میرٹھ میں پیدا ہوئے۔
ابتدائی تعلیم والد بزرگوار شاہ محمد عبد الحکیم سے حاصل کی۔ ''دار العلوم عربیہ قومیہ'' میں
داخلہ لیا۔ سولہ برس کی عمر میں درس نظامی کی تکمیل کی۔ علوم جدید اٹاوہ ہائی سکول اور
[...] کالج میرٹھ سے حاصل کیے۔ حکیم احتشام الدین سے علم طب حاصل کیا۔ کالج
کی تعلیم کے دوران ''اعلیٰ حضرت'' کی مجالس علمیہ سے استفادہ کرنے کے لیے بریلی
[...] پھر عمر بھر آپ کے ہی دامن علم و ادب کی خوشہ چینی کرتے رہے۔

۱۹۱۹ء میں حجاز مقدس پہنچے۔ واپس آکر ''اعلیٰ حضرت'' کے حلقہ ارادت میں
داخل ہوئے۔ منازل سلوک طے کیں اور خلافت حاصل کی۔ فاضل بریلوی کے علاوہ
آپ نے شیخ احمد الشمس (مراکش) لیبیا کے شیخ السنوسی سے بھی روحانی فیض حاصل
کیا۔ آپ نے زندگی کا طویل حصہ تبلیغ دین میں گزارا۔ ۱۹۱۹ء سے ۱۹۵۴ء تک
آپ، افریقہ اور امریکہ جیسے متعدد ممالک اور علاقوں میں جا کر اسلام کی روشنی
پھیلاتے رہے۔ جہاں گئے مساجد، مکاتب، کتب خانے، ہسپتال یتیم خانے اور تبلیغی
مراکز قائم کرتے گئے۔ آپ کی شبانہ روز اور مخلصانہ کوششوں سے دنیائے فرنگیت کے
امور وکلاء، پروفیسر ڈاکٹر اور سائنس دان مشرف باسلام ہوتے گئے۔

آپ نے ۱۷ اپریل ۱۹۳۵ء کو مشہور عالمی فلاسفر ''برنارڈ شا'' سے ''اسلام اور
عیسائیت'' پر مناظرہ کیا۔ برنارڈ شا کو آپ کی شخصیت نے بے حد متاثر کیا۔ اور اس نے
اعتراف کیا کہ قرآن کائنات ارضی کی قوموں کی رہنمائی کرتا ہے۔ آپ برصغیر، مصر،
افریقی ممالک میں جہاں جہاں کانگریس کے وظیفہ خوار گماشتے پاکستان کے خلاف
زہر پھیلا رہے تھے۔ آپ وہاں پہنچ کر ''نظریہ پاکستان'' کی تشریح کرتے۔ جب
''جمعیت العلماء ہند'' نے نہرو رپورٹ کی حمایت کی تو آپ مولانا حسرت موہانی، میر
غلام بھیک نیرنگ، مولانا عبد الماجد بدایونی، مولانا محمد علی جوہر کے ساتھ جمعیت علماء